بسم اللہ الرحمن الرحیم

دہلی ۱۸ ماہ شہادت۔ آج صبح دس بجے بذریعہ فون دہلی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی حالت کے متعلق تا حال تشویش ہے احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۸ ماہ شہادت۔ آج صبح ۸ ½ بجے مسجد اقصیٰ میں میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے لئے اجتماعی دعا کی گئی

—— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۳ ھ | ۱۹ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۹۰

روزنامہ الفضل قادیان —— ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

۲۸ مارچ بعد نماز مغرب

قرآن کریم اور دیگر احادیث کے خلاف ایک حدیث

فرمایا:۔ کل ایک شخص نے ایک حدیث لکھکر دی ہے۔ جس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے مقبرہ بہشتی میں تقریر کی تھی۔ کہ یہ یقینی اور حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہر نبی کا جسم محفوظ ہے۔ اس امر کا انحصار ان مختلف کیمیائی قوتوں پر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کی ہیں۔ یا ممکن ہے کسی خاص نبی کے لئے کوئی خاص وعدہ حفاظت بھی ہو۔ اور میں نے مثال دی تھی۔ کہ بائیبل سے پتہ لگتا ہے۔ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی ہڈیاں اکھیڑ کر مصر سے فلسطین لائی گئی تھیں۔ اگر ان کا جسم متغیر ہو گیا۔ تو باقی انبیاء کے جسم بھی اگر وہ ایسی جگہ مدفون ہوں۔ جہاں خدا تعالیٰ نے ایسی چیزیں پیدا نہیں کیں۔ جو جسم کی حفاظت کرنیوالی ہوتی ہیں۔ یا ان میں سے کسی نبی کے جسم کے متعلق خاص طور پر حفاظت کا کوئی وعدہ نہ ہو۔ تو ضروری نہیں کہ ان کے جسم محفوظ ہوں۔ اس کے متعلق ایک شخص نے نسائی کی ایک حدیث لکھ کر بھجوائی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا۔ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائیگا۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ۔ جب آپکی ہڈیاں گل سڑ جائینگی۔ تو ہمارا درود آپ کے سامنے کس طرح پیش ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ نبی کا جسم سڑا نہیں کرتا۔ اس لئے تمہارا درود میرے سامنے پیش ہوتا رہے گا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے۔ کہ جو شخص میرے متعلق کوئی ایسی بات کہے۔ جو بالبداہت غلط ہو۔ تو سمجھ لو کہ وہ بات میں نے نہیں کہی۔ اس نے میرے متعلق جھوٹ بولا ہے۔ یہ حدیث بھی ایسی ہے جو قرآن کریم اور دوسری احادیث کے صراحتاً خلاف ہے۔ بیسیوں آیات اسکو رد کرتی ہیں اور کئی احادیث اسکو باطل قرار دیتی ہیں۔

ثمّ اماتہٗ فاقبرہٗ کا مطلب

اوّل تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب کوئی شخص مرتا ہے۔ تو خدا اسکو قبر میں داخل کرتا ہے۔ ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ (عبس ع) مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ انسان کو قبر میں رکھتا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر انسان قبر میں داخل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ امات کیساتھ اقبر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح موت ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح ہر انسان کا قبر میں رکھا جانا ضروری ہے جسالانکہ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کئی لوگوں کو شیر کھا جاتے ہیں۔ کئی لوگوں کو چیتے کھا جاتے ہیں۔ کئی لوگوں کو بھیڑیئے کھا جاتے ہیں۔ ہندو اپنے مُردوں کو جلاتے ہیں۔ پارسی اپنے مُردے گدھوں کو کھلا دیتے ہیں۔ اور یورپ میں تو بجلی سے جلا کر انہیں راکھ کر دیتے ہیں۔ اب یا تو ماننا پڑے گا۔ کہ قرآن کریم کی آیت نعوذ باللہ غلط ہے۔ اور یا یہ ماننا پڑیگا۔ کہ اس سے مراد جسمانی قبر نہیں۔ بلکہ قبر سے مراد وہ مقام ہے جہاں انسانی رُوح کو رکھا جاتا ہے۔ اور جب یہ صورت تسلیم کی جائے گی۔ کہ مرنے کے بعد ہر انسان اُس قبر میں رکھا جاتا ہے۔ جو عالم برزخ میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے پیدا کرتا ہے۔ نہ کہ اس مٹی کی قبر میں۔ تو پھر اس ظاہری جسم کا کسی بات کے سننے یا نہ سننے سے تعلق ہی کیا ہو سکتا ہے؟

مردوں کا باتیں سُننا

دوسرے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو مُردوں کو نہیں سُنا سکتا (النمل ع ۶) ہاں اللہ چاہے تو انکو تمہاری باتیں سنا سکتا ہے اب اگر اس حدیث کے مضمون کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو یا تو یہ ماننا پڑیگا کہ سارے انسانوں کے جسم محفوظ ہیں۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ انہیں سُنا سکتا ہے۔ اور اگر یہ مانا جائے کہ محفوظ تو نہیں مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ انکو دنیا والوں کی بات پہنچا دیتا ہے۔ تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ اس حدیث میں جو یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کہ صرف وہ سُن سکتا ہے جس کا جسم محفوظ ہو۔ وہ استدلال درست نہیں۔ اور جب یہ استدلال درست نہ ہوا تو صرف درود کے پہنچ جانے کی وجہ سے جسم کو محفوظ قرار دینا درست نہیں۔ پھر یہ بھی غور طلب ہے۔ کہ اگر اس حدیث کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور دونوں بالبداہت غلط ہیں۔ پہلی بات تو یہ ظاہر ہوتی ہے کہ جس کی ہڈیاں گل سڑ جائیں۔ اُسکو کوئی بات سنائی نہیں جا سکتی۔ دوسری بات یہ ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جس کی ہڈیاں گلنے سڑنے سے محفوظ رہیں۔ اس کو باتیں سنائی جا سکتی ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں قرآن اور حدیث کے صریح خلاف ہیں۔ یہ کہنا کہ ایک شخص کا جسم تو بے شک مُردہ ہو۔ لیکن اگر اس کا جسم گلا سڑا نہ ہو۔ تو اُسے کچھ سنایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ اور یہ خیال کرنا بھی خلاف عقل ہے۔ کہ جس کی ہڈیاں گل سڑ جائیں۔ صرف اُسی کو کچھ سنانا ناممکن ہوتا ہے۔ تازہ مُردہ اگر ہو تو اُسے انسان اپنی بات سنا سکتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام کی عقل پر حملہ

آخر انسان کو یہ تو سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ سوال کرنے والے بھی معقول انسان تھے۔ اور جواب دینے والا بھی معقول انسان تھا۔ اگر کوئی شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبی تسلیم نہ کرے۔ تب بھی اُسے ماننا پڑیگا کہ آپ نہایت زیرک اور سمجھدار انسان تھے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا کا ارشاد

جناب میاں عبد الرحیم احمد صاحب کی شدید علالت

دہلی ۱۷ اپریل۔ بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند نسبتی میاں عبد الرحیم احمد صاحب دہلی سخت بیمار ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ اسلئے تمام دوست میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

مگر اس حدیث کو تسلیم کرنے سے تو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ صحابہ نے سوال کیا کہ جب آپ کا جسم گل سڑ جائے گا۔ تو پھر درود آپ کے سامنے کس طرح پیش ہو گا۔ گویا ان کے نزدیک جسم مردہ کو تو سنایا جا سکتا ہے۔ صرف ہڈیوں کو سنایا نہیں جا سکتا اور یہ بات صحابہ کی عقل پر حملہ کرنا ہے۔ دوسری طرف یہ حدیث بتاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب یہ دیا۔ کہ میرا جسم فنا نہیں ہو گا۔ اس لئے تمہارا درود میرے سامنے پیش ہوتا رہے گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صرف اس صورت میں مردہ جسم کوئی بات نہیں سن سکتا۔ جب وہ گل سڑ جائے اور صرف ہڈیوں کی صورت میں رہ جائے اگر جسم محفوظ ہو تو بات سن سکتا ہے۔ اور یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل پر حملہ ہے۔

خدا تعالےٰ کی قدرت کا سوال

لیکن اگر یہ سوال ہو۔ کہ کیا خدا سنا سکتا ہے یا نہیں۔ تو پھر وہ جسم مردہ کو ہی نہیں سنا سکتا۔ بلکہ اگر انسان ہڈیاں ہو جائے راکھ ہو جائے۔ تب بھی خدا تعالےٰ کی قدرت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ اسے جو بات چاہے سنا دے۔ غرض اگر خدا کی قدرت کا سوال ہو۔ تو خدا تعالےٰ کے نزدیک تازہ مردہ کو سنانا یا گلے سڑے جسم کو سنانا یکساں ہے۔ اور اگر انسانی طاقت کا سوال ہو۔ تو پھر چاہے مردے کا گوشت ابھی تر و تازہ ہو۔ پھر بھی وہ اس کو کوئی بات نہیں سنا سکتا۔ پس جہاں تک خدا تعالےٰ کی قدرت اور اس کی طاقت کا سوال ہے۔ انسانی جسم ہڈیاں بن جائے یا راکھ بن کر اڑ جائے۔ تب بھی وہ اسے سنا سکتا ہے۔ اور جہاں تک انسانی طاقت کا سوال ہے۔ ہم نہ ہڈیوں کو کوئی بات سنا سکتے ہیں۔ نہ راکھ کو کوئی بات سنا سکتے ہیں اور نہ تر و تازہ مردہ جسم کو کوئی بات سنا سکتے ہیں

بالبداہت غلط باتیں

پس یہ دونوں باتیں بالبداہت باطل اور غلط ہیں۔ نہ یہ درست ہو سکتا ہے۔ کہ صحابہ نے پوچھا ہو کہ یا رسول اللہ جب آپ کا جسم ہڈیاں ہو جائے گا۔ تو پھر ہمارا درود آپ کے سامنے کس طرح پیش ہو گا۔ اور نہ یہ درست ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب یہ دیا ہو۔ کہ چونکہ میرا جسم محفوظ رہے گا۔ میں تمہارا درود سن سکونگا۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک، کسی وقت تک مردہ جسم کوئی بات نہیں سن سکتا جب تک وہ ہڈیاں نہ بن جائے۔ حالانکہ مردہ جسم خواہ تازہ ہی ہو۔ خواہ ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ پہلے ہی اس سے روح نکلی ہو پھر بھی وہ کوئی بات نہیں سن سکتا۔

ہاں اگر یہ سوال ہو۔ کہ خدا سنا سکتا ہے یا نہیں تو ایسی صورت میں ہم یہی کہیں گے کہ انسانی جسم خواہ راکھ بن کر اڑ جائے اس کی ہڈیاں تک گل سڑ جائیں۔ خدا قدرت رکھتا ہے۔ کہ اس کو منا دے۔ جیسے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کونوا حجارۃً او حدیدًا او خلقاً مما یکبر فی صدورکم فیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم اوّل مرۃٍ (بنی اسرائیل ع ۵) انسان چاہے پتھر ہو جائے لوہا بن جائے۔ خدا تعالےٰ کے تصرف سے باہر نہیں جا سکتا پس اللہ تعالےٰ کا تصرف ہر حالت میں قائم ہے۔ چاہے انسانی جسم مٹی ہو جائے یا راکھ بن کر ہوا میں اڑ جائے۔ درود چونکہ خدا نے پیش کرنا ہے۔ اس لئے جسم خواہ کسی حالت میں ہو۔ خدا تعالےٰ قدرت رکھتا ہے۔ کہ وہ درود آپ کے سامنے پیش کر دے لیکن جہاں تک بندے کی طاقت کا سوال ہے اس کے لئے نئے یا پرانے مردہ میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ جس طرح انسان اس مردے کو نہیں سنا سکتا۔ جس کی ہڈیاں گل سڑ جائیں اسی طرح وہ اس شخص کو بھی نہیں سنا سکتا۔ جس کو فوت ہوئے ابھی ایک سیکنڈ ہوا ہو۔ بلکہ مردہ تو الگ رہا۔ انسان سوئے ہوئے شخص کو بھی اپنی بات نہیں سنا سکتا۔ پس یہ حدیث بالبداہت باطل ہے میرے نزدیک یہ کہنا کہ صحابہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر انسانی جسم ہڈیاں ہو جائے۔ تو اس صورت میں اسے کچھ سنایا نہیں جا سکتا۔ اس سے پہلے پہلے سنایا جا سکتا ہے۔ یہ صحابہ کی عقل پر حملہ ہے اور یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرا جسم تو فنا نہیں ہو گا۔ اس لئے درود میرے سامنے پیش ہوتا رہے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ ہے۔ گویا آپ یہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر میرا جسم فنا ہو جاتا۔ تب تو میں کچھ نہ سن سکتا۔ لیکن چونکہ میرا جسم فنا نہیں ہو گا اس لئے میں سن سکونگا۔ پس جس شخص نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے۔ اسے ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہر انسان سے غلطی ہو جاتی ہے بعض دفعہ انسان کوئی بات سنتا تو ہے۔ مگر اسے صحیح طور پر نہیں سمجھتا۔ پس اس حدیث کے راوی سے کوئی غلطی ضرور ہوئی ہے۔ اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ اور پھر یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی بعد کے شخص نے افترا سے کام لیا ہے

بعض زمینوں کی خاصیت

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا قرآن کریم کی ایک نہیں کئی آیتوں اور کئی حدیثوں سے اس کا رد ہوتا ہے۔ مجھے اس امر سے انکار نہیں۔ کہ بعض زمینوں میں ایسی خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے وہاں جو لوگ دفن ہوں۔ ان کے جسم محفوظ رہتے ہیں۔ مگر اس میں کافر اور مومن یا نبی اور غیر نبی کی کوئی شرط نہیں ایک کافر اگر اس میں دفن ہو گا۔ تو اس کا جسم بھی محفوظ ہو گا۔ اور اگر ایک مومن اس میں دفن ہو گا تو اسکا جسم بھی محفوظ ہو گا۔ محض کسی محفوظ جسم کو دیکھ کر ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ ضرور کسی نبی کا جسم ہے۔ دہلی میں ایک دفعہ ایک سو سال کے مردہ سادھو کی لاش نکلی تھی۔ اور وہ بالکل محفوظ تھی ہندوؤں نے اس کی پرستش ہی شروع کر دی لیکن ڈاکٹروں نے یہ رائے دی۔ کہ اس زمین کے اندر ایک ایسی کیمیاوی تاثیر ہے۔ جس سے مردہ جسم خراب نہیں ہوتا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے فرعون مصر کے زمانہ میں مصری لوگ لاشوں پر ایسا مصالحہ لگا دیا کرتے تھے جس سے وہ محفوظ ہو جاتیں ویسے ہی بعض کیمیاوی اجزا بعض زمینوں میں معلوم ہوتا ہے قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں مصریوں نے علوم سائنس سے انہیں معلوم کر لیا تھا۔ وہ ان مادوں کو انسانی جسم میں داخل کر دیتے۔ اور وہ محفوظ ہو جاتا پس چونکہ بعض زمینوں میں قدرتی طور پر یہ مادہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ کوئی نبی بھی ایسا نہیں جس کا جسم محفوظ ہو۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ انبیاء کے جسم کا محفوظ رہنا ضروری نہیں۔ اور نبوت کے کسی شعبہ سے بھی یہ امر وابستہ نہیں جسم محفوظ ہو تب بھی کوئی ہرج نہیں۔ اور اگر محفوظ نہ ہو تب بھی کوئی ہرج نہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں اور مسلمان

اصل میں یہ تماشہ کی باتیں ہیں۔ جو بعض لوگ انبیاء کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ جیسے آجکل بجائے اس کے کہ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ خوبیاں بیان کریں۔ جو حقیقی خوبیاں ہیں وہ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں۔ جن میں آپ کی نقل نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال یہ تھا۔ کہ آپکا سایہ نہیں تھا۔ وہ جانتے ہیں کہ جب ہم یہ کمال بیان کرینگے۔ تو کہدینگے ہم یہ خوبی اپنے اندر کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔ ہم تو نبی نہیں یا کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ پھرتے تھے۔ تو زمین کھا جاتی تھی۔ مگر ہمارا پاخانہ زمین نہیں کھاتی۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ مگر ہم پر بیٹھ جاتی ہے۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اباسی نہیں لیتے تھے۔ مگر ہم اباسی لینے پر مجبور ہیں۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری ہی خوبیاں وہ ایسی بیان کرتے ہیں۔ جنہیں آپکی نقل نہیں ہو سکتی۔ لیکن وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ جانتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے یہ بات کہی۔ تو ہمیں بھی نماز پڑھنی پڑے گی۔ گویا ایسی خوبیاں جو اکثر بناوٹی ہوتی ہیں اور در حقیقت خوبیاں ہوتی ہی نہیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جن کی نقل نہ ہوسکے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوہ حسنہ نہ بن سکیں۔

فوت شدہ نبی کو خواب میں دیکھنا

ایک دوست نے دریافت کیا کہ اگر کسی فوت شدہ نبی کو زندہ دیکھا جائے تو اس کی کیا تعبیر ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ اس نبی کا فیضان دنیا میں جاری ہوگا۔

کشف قبور کا مفہوم

ایک دوست نے کشف قبور کے متعلق دریافت کیا کہ اس کا کیا مفہوم ہے۔ حضور نے فرمایا کشف قبور کا مطلب یہی ہے۔ کہ مرنے والوں کی ارواح بعض دفعہ زندہ لوگوں سے آکر ملتی اور باتیں کرتی ہیں۔ یہ درحقیقت ایک قسم کا کشف ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ قبر پر توجہ کرنے سے ہی ارواح سے ملاقات ہو۔ بلکہ باہر بھی ارواح سے ملاقات ہوسکتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گھر میں حضرت مسیح ناصری کی روح کو دیکھا۔ آپ کشمیر تشریف نہیں لے گئے تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کی روح کو آپ کے گھر پہ لے آیا۔ بلکہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میں نے ایک دفعہ جاگتے ہوئے حضرت مسیح ناصری کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔ ہاں بعض دفعہ قبر پر بھی ایسی کشفی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ جیسے ہوشیارپور کے سفر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک بزرگ کی قبر پر تشریف لے گئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ دعا کرتے وقت میں نے دیکھا کہ صاحب قبر میرے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لے گئے تھے اور آپ جن اولیاء کے مقابر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ تو وہاں بھی آپ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر ہمارے اردگرد شور نہ ہوتا۔ تو ہم ان کی ارواح سے باتیں بھی کر لیتے

زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت

ایک دوست کا سوال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ زمانہ کو برا مت کہو کیونکہ زمانہ خدا ہے۔ اس حدیث کا کیا مطلب ہے

حضور نے فرمایا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وقت خدا ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے۔ کہ جب دنیا کہتی ہے زمانے نے ایسا کیا۔ تو اس کا اشارہ درحقیقت خدائی افعال کی طرف ہی ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہائے زمانہ نے ہم پر یہ مصیبت ڈالدی۔ یا ہمارے پرانے شاعر کہا کرتے تھے فلک نے ہمارے ساتھ ایسا کیا۔ یا آسمان نے ہم پر یہ مصیبت وارد کی۔ لفظ چاہے کوئی استعمال کیا جائے۔ وہ ان الفاظ کے ذریعہ چونکہ ان خدائی افعال کو برا بھلا کہتے ہیں۔ جو ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے قادیان میں کچھ عرصہ پہلے (گو اب خدا کے فضل سے اس میں بہت کچھ کمی آگئی ہے۔) منافقوں کا یہ طریق ہوا کرتا تھا۔ کہ وہ بجائے مجھے برا بھلا کہنے کے ناظروں کو برا بھلا کہتے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر ہم نے براہ راست خلیفہ وقت کو برا بھلا کہا۔ تو جماعت میں ہمارے خلاف جوش پیدا ہوگا۔ اس لئے وہ میری شکایت کرنے کی بجائے یہ کہا کرتے کہ ناظروں نے یہ کیا ناظروں نے وہ کیا۔ حالانکہ ان کی اصل غرض یہی ہوتی تھی۔ کہ مجھے برا کہیں۔ اسی طرح جو لوگ کہتے ہیں ہم زمانہ کے ہاتھوں ستائے ہوئے ہیں۔ وہ جن افعال کی وجہ سے زمانہ کو برا بھلا کہتے ہیں چونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ہوتے ہیں۔ خواہ اس کا نام وہ زمانہ رکھ لیں۔ ان کی مراد یہی ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا شکوہ کیا جائے یا شاعر جب فلک کو برا بھلا کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد بھی فلک نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ افعال مراد ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتے ہیں۔ پس چونکہ اس رنگ میں خدا تعالیٰ کے متعلق شکوہ کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اس کے افعال پر اعتراض ہوتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ طریق درست نہیں

کیا خدا کو وقت اور زمانہ کا احساس ہے

دوسرا سوال یہ پیش ہوا۔ کہ کیا خدا کو وقت اور زمانہ کا احساس ہے اگر ہے تو کس طرح؟

حضور نے فرمایا۔ جس قدر مخلوق پائی جاتی ہے۔ اس کا خدا تعالیٰ کو پوری طرح علم ہے درحقیقت انسانی افعال اور مادی چیزوں کے تغیر کے احساس کا نام زمانہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو اس کا ویسا ہی علم ہے جیسے انسان کو علم ہے۔ مگر احساس کا لفظ خدا تعالیٰ کے متعلق بولنا میں درست نہیں سمجھتا۔ احساس اس اندرونی تغیر کا نام ہے جو کسی چیز کے مقابلہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور خدا اس سے بالا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے ماضی حال اور مستقبل برابر ہیں

حضور نے فرمایا۔ میرے نزدیک ماضی۔ حال اور مستقبل خدا کے لئے کوئی چیز نہیں میں اس کی ایک مثال بھی دیا کرتا ہوں۔ گو وہ مثال مادی اور ناقص ہے۔ اور پوری طرح اس حقیقت کو ظاہر نہیں کرتی۔ لیکن بہرحال اس مثال سے کسی حد تک اس کی حقیقت واضح ہوسکتی ہے۔ میں کہا کرتا ہوں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک شخص مرکزی نقطے پر کھڑا ہو۔ اور اس کے اردگرد ایک گول دائرہ ہو۔ جس پر ایک گھوڑا دوڑ رہا ہو۔ اور دائرے کے ہر مقام پر لوگ کھڑے ہوں جو اس گھوڑے کو دیکھ رہے ہوں۔ جب گھوڑا دائرے پر چکر لگائے گا۔ تو کچھ لوگ کہیں گے گھوڑا وہ گیا۔ کچھ لوگ کہیں گے گھوڑا سامنے ہے اور کچھ لوگ کہیں گے گھوڑا آ رہا ہے۔ لیکن مرکزی نقطہ پر جو شخص کھڑا ہوگا۔ اس کے لئے یہ سب باتیں یکساں ہوں گی نہ اس کے لئے گھوڑا گیا ہوگا۔ نہ اس کے لئے گھوڑا سامنے ہوگا۔ اور نہ آ رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی مثال بھی ایسی ہی ہے جیسے ایک مرکزی نقطہ ہو۔ اس کے لئے ماضی حال اور مستقبل سب برابر ہیں۔ انسان کی نظر جب کسی چیز پر پڑتی ہے۔ تو وہ اسے حال کہہ دیتا ہے۔ جب وہ چیز نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ تو اسے ماضی کہہ دیتا ہے۔ جب کسی چیز کے متعلق امید رکھتا ہے۔ تو اسے مستقبل کہہ دیتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے علم میں ساری باتیں ایک وقت میں ہی ہوتی ہیں انسان جس کو ماضی کہتا ہے۔ انسان جس کو حال کہتا ہے۔ اور انسان جس کو مستقبل کہتا ہے۔ وہ ساری چیزیں خدا تعالیٰ کے گرد چکر کھا رہی ہیں۔ اس لئے اس کے نزدیک نہ کوئی ماضی ہے نہ کوئی حال نہ کوئی مستقبل۔ جیسے ایک دائرہ پر جب گھوڑا دوڑ رہا ہو۔ تو کچھ لوگ کہتے ہیں گھوڑا آ گیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں گھوڑا گزر گیا۔ اور کچھ لوگ کہتے ہیں گھوڑا آنے والا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ایک ہی چیز ایک شخص کے لئے ماضی ہوتی ہے۔ مگر دوسرے کے لئے مستقبل۔ گھوڑا جو گزر گیا۔ وہ ایک شخص کے لئے ماضی کی بات ہے۔ اور گھوڑا جو آنے والا ہے۔ وہ دوسرے کے لئے مستقبل کی بات ہے۔ لیکن جو درمیان میں کھڑا ہو اس کے لئے سب چیزیں برابر ہوں گی۔ جب ایک نے کہا گھوڑا آ رہا ہے۔ تب بھی وہ اس کے سامنے ہوگا۔ جب دوسرے نے کہا گھوڑا گزر گیا۔ تب بھی وہ اس کے سامنے ہوگا۔ اور جب بعض نے کہا۔ گھوڑا آنے والا ہے۔ تب بھی وہ اس کے سامنے ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کوئی ماضی ہے نہ کوئی حال نہ کوئی مستقبل۔ سب چیزیں اس کے لئے برابر ہیں÷

حضرت علیؓ کی ایک فرضی فضیلت

ایک دوست نے عرض کیا شیعہ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسجد میں پیدا ہوئے اور حضرت مرزا صاحب گھر میں اس لئے حضرت علیؓ کی فضیلت کا آپ مقابلہ نہیں کرسکتے

حضور نے فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت تو حضرت علی رضؓ گیارہ برس کے تھے۔ مسجد آپ کی ولادت سے پہلے ہی کس طرح بن گئی؟ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وحی ہوئی اور آپ نے نبوت کا دعوےٰ فرمایا۔ اُس وقت آپ گیارہ برس کے تھے۔ مسجدیں تو اس کے بعد ہی بنیں۔ کیا حضرت علیؓ دوبارہ پیدا ہوئے تھے؟

اس شخص نے عرض کیا۔ حضور شیعہ کہتے ہیں۔ آپ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ جہاں حائضہ اور نفاس والی عورت کا جانا ناجائز ہے۔ وہاں ان کی والدہ ایسی بے ادبی کرنے کیوں گئی تھیں۔ یہ کوئی فضیلت کی بات نہیں۔ یہ تو خانہ کعبہ کی بے حرمتی ہے۔ کہ وہاں اُن کی والدہ نے بچہ جنا۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی کہہ دے۔ خلدی صاحب بڑے معزز تھے۔ کیونکہ آپ نے خانہ کعبہ میں پاخانہ پھر دیا تھا۔

مسجد میں شہادت

اُس نے عرض کیا۔ حضور شیعہ کہتے ہیں۔ حضرت علی رضؓ مسجد شہید ہوئے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ بھی غلط ہے۔ کہ وہ مسجد میں شہید ہوئے۔ آپ صبح کی نماز کے لئے بعض لوگوں کو جگا رہے تھے۔ کہ ایک صحابی کے مکان پر جب اُسے بیدار کرنے کے لئے پہنچے۔ تو وہاں دشمن نے حملہ کرکے آپ کو شہید کر دیا۔ اصل میں مسجد میں تو حضرت عمر رضؓ شہید ہوئے تھے۔ مگر ان کو شیعہ بُرا کہتے ہیں۔ پھر حضرت علیؓ خواہ مسجد میں ہی شہید ہوئے ہوں۔ سوال یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو مسجد میں شہید نہیں ہوئے پھر جو حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ سمجھتے ہیں۔ وہی حضرت مرزا صاحب کا سمجھ لیں۔ حضرت علیؓ کو ہم نے کیا کرنا ہے۔

خدا تعالیٰ کی راہ سر کٹانا

سائل نے عرض کیا۔ شیعہ کہتے ہیں۔ حضرت علی رضؓ نے تو خدا کی راہ میں سر کٹا دیا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی سر کٹایا تھا؟ اگر نہیں تو پھر جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ وہی حضرت مرزا صاحب کے متعلق سمجھ لیں۔ حضرت علیؓ جہاں چاہیں رہیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ

حضور نے فرمایا۔ میاں نظام الدین صاحب ایک لدھیانہ کے رہنے والے شخص تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی دوست تھے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے بھی ان کے تعلقات تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا۔ تو مولوی محمد حسین صاحب کی باتیں سُن سُن کر کسی قدر مخالف ہو گئے۔ پھر خیال آیا۔ کہ مرزا صاحب نیک آدمی ہیں۔ اُن سے بھی تو پوچھنا چاہیئے۔ کہ وہ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ قادیان آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہنے لگے۔ میں آپ کے عقائد کو تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن اتنا مانتا ہوں۔ کہ آپ نیک اور متقی ہیں۔ اور خدا کا خوف آپ کے دل میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ آپ کے سامنے خدا کی بات پیش کی جائے۔ اور آپ اس کا انکار کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میاں نظام الدین صاحب میں تو خدا کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔ آپ کوئی بات ثابت کر دیں۔ میں وہ تسلیم کر لوں گا۔ میاں نظام الدین صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ پہلے یہ بتائیے۔ اگر قرآن کریم سے یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ تو کیا آپ مان لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میں تو کہہ چکا ہوں۔ کہ میں ہر ایسی بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔ جو خدا کے کلام سے ثابت ہو۔ کہنے لگے۔ تو پھر میں ایک سو آیتیں ایسی لے آتا ہوں۔ جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت ہو۔ حضرت صاحب فرمانے لگے۔ سو نہیں آپ ایک آیت ہی لے آئیں۔ میں حضرت عیسیٰؑ کو زندہ سمجھنے لگ جاؤں گا۔ اس پر انہیں خیال آیا۔ کہ شاید سو آیتیں قرآن میں نہ ہوں۔ اس لئے دوبارہ کہنے لگے۔ اگر پچاس آیتیں لے آؤں۔ تو آپ مان لیں گے؟ حضرت صاحب فرمانے لگے۔ پچاس نہیں آپ ایک آیت ہی لے آئیں۔ وہ کہنے لگے اچھا نہیں۔ دس آیتیں میں ضرور لے آؤں گا مگر شرط یہ ہے۔ کہ آپ نے میرے ساتھ لاہور کی شاہی مسجد میں چل کر توبہ کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مجھے منظور ہے۔ یہ سنتے ہی وہ کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ میں پہلے ہی کہتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نیک آدمی ہیں۔ ضرور ان کو کوئی دھوکا لگا ہے۔ ورنہ ہو کس طرح سکتا ہے۔ کہ وہ قرآن کے خلاف عقیدہ اختیار کر لیں۔ میں ابھی لاہور جاتا ہوں۔ اور دس آیتیں ایسی لکھوا کر لے آتا ہوں۔ جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت ہوتی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میاں نظام الدین صاحب ایک آیت نہیں۔ ایک آیت کا ٹکڑا ہی آپ لے آئیں میں تسلیم کر لوں گا۔ میاں نظام الدین صاحب یہ سنکر بڑی خوشی خوشی لاہور پہنچے۔ وہاں اُن دنوں حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ جموں سے آئے ہوئے تھے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے مباحثہ کے شرائط طے ہو رہی تھیں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ فرماتے تھے۔ کہ حیات و ممات مسیح کا فیصلہ قرآن کریم سے ہونا چاہیئے۔ قرآن خدا کا کلام ہے اور یہی بنیادی چیز ہے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اس بات پر زور دے رہے تھے۔ کہ حدیثوں سے اس کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ آخر دو مہینے کی لمبی بحث اور رد و کد کے بعد حضرت خلیفہ اول نے جب دیکھا۔ کہ وہ کسی طرح ماننے میں نہیں آتے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ قرآن کے علاوہ بخاری بھی میں تسلیم کرلونگا۔ اس پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بڑے خوش تھے۔ کہ میں نے مولوی صاحب کو آخر منوا ہی لیا۔ کہ حدیث سے بھی اس مسئلہ کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ ادھر میاں نظام الدین صاحب وہاں پہنچے۔ اور اُدھر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی چینیوں والی مسجد میں بیٹھے بڑی بڑی لافیں مار رہے تھے

کہ میں نے مولوی نورالدین کو
نے مولوی نورالدین کو یوں
نے اُسے اس اس طرح
کہ آخر اُس نے مان ہی لیا
بھی اس مسئلہ کا فیصلہ
ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے
نظام الدین صاحب جا پہنچے
مولوی صاحب یہ باتیں چھوڑ
اور لغو ہیں۔ میں قادیان گیا
صاحب سے منوا آیا ہوں
شاہی مسجد میں آکر توبہ کریں
مجھے جلدی سے دس آیتیں
جن سے حضرت مسیحؑ کی حیات
میں ابھی انہیں توبہ کرانے
لے آتا ہوں۔ انہوں نے
کیا ہے۔ کہ اگر میں قرآن
بھی ایسی لے آؤں۔ تو
سے توبہ کرنے کے لئے
محمد حسین صاحب بٹالوی
اور جوش سے بیان کر
نے مولوی نورالدینؓ
میں نے انہیں یوں لتاڑا
یہ بات سُنی۔ تو اُن کو آگ
انہوں نے کہا۔ تُو بڑا
ہے۔ تجھے کس نے کہا
میں دخل دیتا۔ میں دو
مولوی نورالدین رضؓ کو حد
تھا۔ تو پھر اس مسئلہ
لے گیا ہے۔ انہیں
میں معلوم نہ ہوا۔ کہ و
ہیں۔ میاں نظام الدین
نیک۔ انہوں نے جب
ان کا رنگ فق ہو گیا
تک کچھ نہ بول سکے۔ لیکن
خاموشی کے بعد جوش
اور کہا مولوی صاحب
ہے اُدھر ہی میں ہو
سے چل پڑے۔ اور
علیہ السلام کی بیعت میں
تو جدھر محمد صلی اللہ علیہ
حضرت مسیح موعود ہیں حضرت
عزت ہماری نظر میں عزت
رسول کریمؐ پر فضیلت نہ

لتاڑا۔ میں
ا۔ اور میں
کر گرایا۔
یث سے
دیے۔
۔ کہ میاں
ہنے لگے۔
یہ فضول
یں مرزا
یہاں
۔ آپ
کر دیں۔
ہوتی ہو۔
لاہور
سے اقرار
آیت
عقیدہ
۔ مولوی
فخر
۔ کہ میں
ڑا۔ اور
نوں نے
۔ اور
اور جاہل
تو اس بحث
جھگڑ کر
ف لایا
کی طرف
حالت
رہے
دمی تھے
۔ تو
ی دیر
صد کی
ہوئے۔
قرآن
ہ کر وہاں
موعود
ہو گئے۔
۔ اُدھر ہی
کی وہی
ن میں اُنکی

حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ
کا
عشق حدیث

دنیا میں ہر انسان کے لئے موت ایک لازمی اور مقدر چیز ہے اور کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام کا قانون ہر شے پر محیط ہے۔ لیکن باینہمہ بعض افراد ایسے ہوتے ہیں جو اپنی قومی ملی اور دینی خدمات کی وجہ سے بہت ممتاز ہوتے ہیں۔ اور ان کی وفات کی تلخی عام حالات سے زیادہ محسوس کی جاتی ہے۔ شریعت کی پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی دل [illegible] جدائی کی وجہ سے غمگین ہوتا ہے [illegible] میں تمنا کسد اور روح مجروح ہوتی ہے [illegible] س دار فانی سے ان کی رحلت [illegible] ت ایسی ہوتی ہے جیسے کسی آباد [illegible] ے اس کا مکین کہیں دوسری جگہ چلا [illegible] ۔ اور اس میں ایک وحشت سی پیدا [illegible] ائے [illegible] کی جدائی کا اثر صرف اس [illegible] ہی نہیں ہوتا بلکہ عالم بالا کی [illegible] میں بھی ایک افسردگی طاری ہوتی ہے [illegible] احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ [illegible] انصار سے ایک جلیل القدر [illegible] رتبہ صحابی حضرت سعد بن معاذ [illegible] عنہ وفات پاگئے تو رسول مقبول [illegible] علیہ وسلم نے فرمایا اهتز عر[illegible] لموت سعد بن معاذ ([illegible] اب المناقب) کہ حضرت سعد [illegible] کی موت سے الٰہی عرش پر بھی [illegible] ہ کی کیفیت طاری ہوگئی ہے [illegible] انسان ہوتے ہیں جن کی وفات [illegible] ہے کہ موت العالِم موت العالَم۔ یعنی ایک عالم انسان کی وفات [illegible] صرف اس کے اہل خانہ اور چند لوا[illegible] ن پر ہی نہیں۔ بلکہ وہ اپنے اندر عمومیت رکھتا ہے۔ اور ایک دنیا پر حاو[illegible] تا ہے۔

استاذی [illegible] حضرت سید محمد اسحٰق صاحب رضی [illegible] کی شخصیت ایسی ہی جلیل القدر ہستیو[illegible] سے تھی کہ جن کی موت کی وجہ سے ہزار [illegible] دردمند اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ رضا اور صبر کے دامن کو تھامے ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون پر اکتفا کرتے ہیں۔ جس وقت ان کی اعلیٰ خوبیاں آنکھوں کے سامنے آتی ہیں۔ قرآن مجید اور حدیث شریف سے بے نظیر محبت۔ دن رات مہمانوں کی خدمت کرنا۔ غربا۔ بیوگان اور یتامیٰ کی خبرگیری کرنا اور خود جا جا کر ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور مجرجانتی رنگ میں ان کی امداد کی تحریک کرکے لوگوں کو بھی اس ثواب کا موقع دینا۔ اور خدمت خلق کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنا یہ سب ایسی خوبیاں ہیں کہ جن کی وجہ سے ہر وقت ان کی ترقی درجات کیلئے دعا نکلتی ہے۔

ان سب خوبیوں میں سے جس چیز کا میں اس مضمون میں خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ حضرت میر صاحب مرحوم کی حدیث شریف سے بے پایاں محبت تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاکیزہ کلام سے آپ کو عشق تھا۔ ایسا عشق جو آپ کے جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کئے ہوئے تھا۔ جب آپ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے تو ایک بے خودی سی طاری ہو جاتی۔ حدیث شریف کا درس آپ التزام کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں فرمایا کرتے تھے۔ آپ اپنے دلکش اور مؤثر پیرایہ بیان میں اس درس کے وقت خود بھی ایک وجدانی کیفیت میں ہوتے۔ اور سامعین کو بھی مسحور کر دیتے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی حالات اور واقعات آتے اور ان میں کفار کی اذیتوں اور تکلیفوں کا ذکر آتا تو بے اختیار آپ خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رُلاتے۔ غرض درس کیا تھا ایک سحر تھا جو لوگوں پر کر دیا جاتا تھا اور ایک وجد کی سی حالت تھی جو سب پر چھا جاتی تھی۔ رمضان المبارک کے ایام میں یہ درس صبح کی نماز کے بعد ہوتا تھا۔ اور ان ایام میں سننے والوں کے شوق کا یہ عالم ہوتا تھا۔ کہ سحری کھانے کے معاً بعد فجر کی اذان سے پہلے ہی وہ مسجد اقصیٰ کی طرف چل پڑتے تھے اور مرد اور عورتیں سب مسابقت کرتے ہوئے اس میں شامل ہوتے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک کلام ایک عاشق رسول سے سن کر روحانی غذا حاصل کرتے جو اس غذا سے کئی گنا زیادہ لذیذ اور عمدہ ہوتی تھی۔ جو وہ سحری کے وقت کھا کر آتے تھے۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کو حدیث شریف سے جو محبت اور فریفتگی تھی۔ اس کے متعلق آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ:

"مجھے خدا کی بزرگ کتاب قرآن مجید کے بعد حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے عشق ہے۔ اور سرور کائنات کا کلام میرے لئے بطور غذا کے ہے کہ جب تک روزانہ اچھی غذا نہ ملنے کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح بغیر سید کونین کے کلام کو ایک دو دفعہ پڑھنے کے طبیعت بے چین رہتی ہے۔ جب کبھی میری طبیعت گھبراتی ہے تو بجائے اس کے کہ میں باہر سیر کے لئے کسی باغ کی طرف نکل جاؤں میں بخاری یا حدیث کی کوئی اور کتاب نکال کر پڑھنے لگتا ہوں۔ اور مجھے اپنے پیارے آقا کے پیارے کلام کو پڑھ کر خدا کی قسم مجھے وہی تفریح حاصل ہوتی ہے۔ جو ایک غمزدہ گھر میں بند رہنے والے کو کسی خوشبودار پھولوں والے [illegible] میں سیر کرنے سے ہو سکتی ہے" (الفضل ۱۷؍دسمبر ۱۹۴۲ء)

بالآخر یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میر صاحب مرحوم کے روحانی مدارج میں ترقی عطا فرمائے۔ اور جس طرح اس زندگی میں انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول کے کلام سے عشق تھا۔ اور اس کی محبت میں وہ گداز تھے۔ اخروی زندگی میں بھی وہ ان کی محبت سے مالامال اور خدا تعالیٰ کی محبت ان کے شامل حال ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار ملک محمد عبداللہ قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد گرامی
دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۴؍مارچ ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔ "اس وقت دنیا میں ایسے انقلاب اور تغیرات ہونے والے ہیں اگر ان قوموں نے جو اس وقت سیاسی طور پر معزز سمجھی جاتی ہیں اپنا حصہ قربانیوں کا ادا نہ کیا تو وہ گر جائیں گی اور وہ عزت پا جائیگی۔ جو اس وقت سیاسی طور پر معزز نہیں سمجھی جاتیں پس میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے کو اور اپنی اولادوں کو دین کے لئے وقف کریں ...... میں مانتا ہوں کہ دوست چندے میں قربانی کرتے ہیں۔ لیکن زندگی وقف کرنے کے لئے بہت کم لوگ آئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں ...... پس میں تحریک کرتا ہوں کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے"

مدرسہ احمدیہ کھل چکا ہے۔ اس میں اینگلو ورنیکلر مڈل پاس طلبہ داخل کئے جاتے ہیں۔ پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ اس لئے احباب جلد اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کروادیں۔ تاکہ ان کا حرج نہ ہو۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

نمبر شمار		جماعت ہائے احمدیہ	تواریخ قیام
۱	مین پوری (یو۔پی)	علی پور کھیڑہ	۱۸۔اپریل تا ۲۲ اپریل
۲	آگرہ (یو۔پی)	آگرہ۔ سانڈھن۔ صالح نگر	۲۳؍اپریل تا ۲۹؍اپریل
۳	دہلی	دہلی کے حلقہ جات	۳۰؍اپریل تا ۴؍مئی
۴	انبالہ	انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ شہر۔ مکووال	۵؍مئی تا ۹؍مئی
۵	پٹیالہ	خانپور۔ بھیرا اور۔ سرہند	۱۰؍مئی تا ۱۵؍مئی ناظر تعلیم

علاقہ کاٹھیاواڑ میں تبلیغ احمدیت

ہمارا وفد راجکوٹ ریاست سے واپس آکر دیرم گام اترا۔ یہاں کے ایک کسٹم آفیسر کی جو سندھ کے رہنے والے ہیں مولوی عبدالمالک صاحب سے بعا دنگر ریاست کے گیسٹ ہاؤس میں ملاقات ہوئی تھی۔ ان سے دیر تک خاکسار گفتگو کرتا رہا۔ ان کی والدہ صاحبہ جو ایک عمر رسیدہ خاتون اور مذہب کی کافی دلچسپی رکھتی ہیں مختلف سوالات سلسلہ کے متعلق پوچھتی رہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے دعویٰ کے متعلق سلسلہ کلام جاری رہا۔ گیانی ... سلسلہ کی صداقت کیلئے عبدالمالک صاحب کی شہادت کو پیش کیا۔ ان کو سلسلہ کا لٹریچر جو ہمارے پاس مطالعہ کے لئے دیا۔ اور قادیان آنے کی دعوت دی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ جب کبھی ان کو پنجاب آنے کا موقعہ ملیگا۔ وہ قادیان تشریف لائیں گے۔ یہاں پر ایک حکیم صاحب سے مولوی عبدالمالک صاحب کی گفتگو اختلافی مسائل پر ہوتی رہی۔ اسکے علاوہ اور بھی بعض ہندو مسلم احباب سے ملے اور سلسلہ کی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ نیز لٹریچر مطالعہ کیلئے دیا۔ دیرم گام سے روانہ ہوکر ہم احمد آباد پہنچے ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ اور انفرادی طور پر بعض معززین سے ملے اور گفتگو کی۔ ایک مولوی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو ایک ہندو ریاست کے رہنے والے تھے۔ بہت شرافت سے پیش آئے۔ دو اڑھائی گھنٹہ تک گفتگو کی۔ انہوں نے غیر مسلم حضرات کے اعتراضات کے جوابات ہم سے سنکر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ اختلافی مسائل پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ انہوں نے اس گفتگو کے نتیجہ میں یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ جس پر ان کو مرکز کا پتہ لکھا دیا گیا۔ بعض تجار سے بھی ملاقات کی۔ اور انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ انہوں نے ہمارے پتے نوٹ کئے اور اپنے پتے ہم کو دئے کہ ان کے نام لٹریچر بھجوایا جائے۔ احمد آباد سے ہم نہترنگ گئے۔ یہاں پر خدا کے فضل سے ایک مخلص جماعت ہے۔ اور بہت سے دوست کوئلہ کی تجارت کرتے ہیں۔ اور ان کی کوشش و قربانی سے یہ دورہ ہوا ہے۔ تقریباً سب اخراجات سفر ان دوستوں نے مرحمت فرمائے ہیں۔ نہترنگ معمولی قصبہ ہے۔ یہاں پر جماعت کے دوستوں کی تنظیم کی اور مختلف نصائح خطبہ جمعہ اور تقریر کے ذریعہ نیز انفرادی طور پر کیں۔ وہاں پر بعض غیر مسلم لوگوں کو جن میں ڈاکٹر اور اسٹیشن ماسٹر صاحب بھی شامل تھے۔ تبلیغ کی گئی۔ جھگڑیا میں بھی جو نہترنگ کے قریب ہے ہم گئے۔ اور ایک دن وہاں پر قیام کیا۔ اتفاق سے ہم تینوں ہی وہاں پر بیمار ہو گئے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ راج پیلا ریاست جس میں یہ قصبات ہیں۔ کے راجہ صاحب بمبئی تشریف لے گئے ہیں۔ راج پیپلا ہم نہ جا سکے۔ یہاں پر دوستوں کو تبلیغ کے لئے تلقین کی۔ اور ان مخلصین نے ہماری تحریک پر یہ طے کیا۔ کہ کوئلے کی جو دیگین لوگ بھیجا کریں گے۔ فی دیگین عہ اور بعض نے عہ روپے تبلیغ فنڈ کے لئے دینے کا عہد کیا۔ اور اس طرح سال بھر میں سات آٹھ سو روپیہ یہ دوست جمع کر لیں گے۔ جو ہر سال تبلیغ میں خرچ کریں گے نہترنگ میں ایک صاحب نے بیعت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب ان کی استقامت کیلئے دعا فرمادیں۔ اور بھی بعض مسلمان دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ جو ان دوستوں کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں۔ سب نے ہمارے ساتھ ہر طرح تعاون کیا۔ خدا تعالےٰ جزاء خیر دے۔ آمین۔

جھگڑیا سے ہم سورت پہنچے اور ایک غیر احمدی دوست کے مکان پر قیام کیا جو ہمارے احمدی دوست سردار خانصاحب کے زیر اثر ہیں۔ انہوں نے ہم کو ہر طرح آرام پہنچایا۔ جب ہم گاڑی میں جھگڑیا سے سوار ہوئے۔ تو سورت تک راستہ میں خاکسار تبلیغ کرتا رہا۔ اور اسی سلسلہ میں سورت کے ایک مدرسہ کے ٹیچر ہم کو ملے اور کہا۔ کہ ہم اپنے مدرسہ میں آپ کے لیکچر کا انتظام کرینگے وہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ممبر بھی تھے۔ چنانچہ سورت میں ہم ان سے ملے۔ اور انہوں نے ہمارے لیکچروں کا انتظام کیا لیکن بعض وجوہ کی بناء پر یہ لیکچر نہ ہو سکے۔ انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ سورت سے ہم راندھیر گئے۔ اور وہاں کی لائبریری و مساجد دیکھیں۔ لائبریری میں سے بعض حوالجات نوٹ کئے۔ اور ہم کو خوشی ہوئی کہ ہم نے اس جگہ سلسلہ کی بعض کتب بھی پائیں۔ لائبریرین صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ سورت کے مختلف لوگوں نے لٹریچر طلب کیا۔ جو کتب ہمارے پاس تھیں ان کو مطالعہ کے لئے دیں۔ ہم نے گجراتی علاقہ میں گجراتی زبان میں تقسیم کرنے کے لئے بیس ہزار اشتہار اس مضمون کے شائع کئے۔ جس میں سب قوموں کو یہ دعوت دی۔ کہ جس آنیوالے کے وہ منتظر تھے۔ وہ آ گیا۔ اور مزید تحقیق کے لئے صیغہ نشر و اشاعت قادیان یا انجمن ترقی اسلام سکندر آباد سے خط و کتابت کریں۔ ازاں بعد ہم سورت کے سب سے بڑے پنڈت سے جن کے کئی لاکھ مرید ہیں۔ ملنے کے لئے گئے۔ چنانچہ انہوں نے مختلف سوالات احمدیت کی تعلیم اور حضرت اقدس علیہ السلام کی بابت کئے۔ جن کے جواب خاکسار نے دئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آپ لوگوں کو مدعو کریں۔ ہم نے کہا کہ آپ دفتر نظارت دعوت و تبلیغ یا حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کو لکھیں۔ تو ہم ان کے حکم کے مطابق حاضر ہو جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ میں کرشن اور اس کی آمد کی بابت جو خیالات رکھتا ہوں۔ وہ تحریراً آپ کو بھیجوں گا۔

یہ گفتگو ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ اس موقعہ پر ان کے سکرٹری کرشن شاستری جی بھی موجود تھے۔ ازاں بعد ہم بمبئی چلے گئے۔

خاکسار (مہاشہ) محمد عمر مولوی فاضل

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانان کشمیر کی فلاح و بہبود کا کام بدستور فرما رہے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے مخلص احباب سے خواہش فرماتے ہیں۔ کہ وہ چندہ کشمیر ریلیف فنڈ اس وقت تک ادا کرتے رہیں۔ جب تک کہ اس کے بند کر دینے کا اعلان نہ ہو۔ پس دوست چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمد کے حساب سے برابر ادا کرتے جاویں۔ وہ جماعتیں اور افراد جو اس چندہ کو بند کر چکے ہیں۔ توجہ فرماویں۔ اور اپنا اپنا بقایا چندہ کشمیر ادا کر کے آئندہ باقاعدگی سے ہر ماہ ادا کرتے رہیں۔ سیکرٹریان لجنات اماء اللہ کا بھی فرض ہے۔ کہ جہاں وہ چندہ مرکزی وصول فرماویں۔ وہاں مستورات سے چندہ کشمیر بھی ماہوار وصول کر لیا کریں۔

(فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ)

گمشدہ رسید بک

دفتر بہشتی مقبرہ کی ایک رسید بک ۱۹۶ جس پر یکم فروری ۱۹۴۴ء سے ۸ فروری ۱۹۴۴ء تک ۵۱ رسیدات کاٹی گئی تھیں گم ہو گئی ہے۔ چونکہ دفتر ہذا کی وصولی زیادہ تر مقامی ہوتی ہے۔ اس لئے محلہ جات سے دریافت کرنے پر ۴۴ رسیدات کا پتہ و تفصیل مل گئی ہے۔ لیکن سات رسیدات کا پتہ ابھی تک نہیں ملا۔ اس لئے اگر کسی بیرونی دوست نے اس ہفتہ میں کوئی رقم اس دفتر میں وصیت کے متعلق داخل کرائی ہو تو اس رسید کا نمبر اور تاریخ کی نقل ارسال فرماویں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۲۷۲ مسکہ بی بی رانی زوجہ حسن محمد صاحب قوم لوہار عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن خرادیاں ڈاکخانہ بیرووشاہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ یعنی یک صد روپیہ حق مہر اور زیورات یک صد روپیہ کل -/۲۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجالس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ۔ بی بی رانی موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ مرزا محمد حسین خطیب فتحپور
گواہ شد:۔ مرزا سراج دین سکرٹری انجمن احمدیہ فتحپور

۶۲۷۰ مسکہ اللہ داد خان مدرس ولد مولوی مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن ڈڈیالہ نجاراں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میں موضع ڈڈیالہ میں مدرس ہوں میری ماہوار آمد مع الاؤنس مبلغ -/۳۲/۸ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد میری اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ اللہ داد خان مدرس ڈڈیالہ
گواہ شد۔ چودھری انور احمد چوہدری والہ موصی **۶۲۶۹**
گواہ شد:۔ غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال۔

۶۲۹۴۔ مسکہ عنایت اللہ ولد محمد بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن حصار محلہ افغاناں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد -/۱۳۷ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا و میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی
العبد عنایت اللہ احمدی جمعدار کلرک ۲۸ اٹل یونٹ ڈیپو پرشیا اینڈ عراق فورسس ۴۴

گواہ شد۔ رحیم داد [illegible] عراق گواہ شد مرزا فتح محمد عمری دارالبرکات ۴۴

وی پی وصول فرمائیں

جن احباب کا چندہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف ۹ اپریل تک رقم وصول نہ ہوئی تھی۔ ان کے نام وی پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ ان دنوں الفضل میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملفوظات طیبہ شائع ہو رہے ہیں احباب کو چاہیئے کہ اس نفیس روحانی مائدہ سے مستفید ہونے کے لئے وی پی وصول کریں۔
منیجر الفضل

لنڈن ۱۷ اپریل۔ "سوویٹ وار نیوز" نے موجودہ جنگ پر طویل تبصرہ کیا ہے۔ اور اس ضمن میں اس نے واضح طور پر لکھا ہے کہ روسی فوجیں جرمنی کے مرکزی حصوں پر قبضہ کئے بغیر دم نہیں لیں گی۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ چند روز پیشتر جاپانی سفیروں نے برلن میں ایک کانفرنس منعقد کی تھی۔ امریکہ کے ایک بحری اور فوجی اخبار نے اس کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جاپان کی تحریک پر جرمنی ایک بار پھر صلح کرنے کی کوشش کرے گا۔

نیویارک ۱۷ اپریل۔ شاہ ڈنمارک ... ایک سال پیشتر وہ گھوڑے سے گر پڑے تھے۔ اور ان کے پاؤں پر سخت چوٹ آئی تھی۔ یہ زخم ایسا بگڑا ہے کہ اس نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔

قاہرہ ۱۷ اپریل۔ اتحادی طیاروں نے بلقان کے اہم جرمن اڈوں پر زبردست بمباری شروع کر دی ہے۔ بخارسٹ کے مرکزی حصوں کو بالکل پیوند زمین کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے شہری آبادی کا بڑا حصہ نواحی بستیوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اس علاقے میں خوراک کی کمی شدت اختیار کر رہی ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ واٹی کان سے اطلاع ملی ہے کہ چند روز پیشتر پوپ کے گرجے میں ۲۰ پونڈ کا ایک بم دیکھا گیا تھا۔ جس سے متاثر ہو کر پوپ نے حکم دیدیا ہے کہ واٹی کان کی حفاظت کرنے والے سپاہیوں کی تعداد بڑھا دی جائے اور شہر کی حدود میں داخل ہونے والے تمام پارسلوں کی اچھی طرح چھان بین کی جائے۔

کراچی ۱۷ اپریل۔ میرپور خاص سے اطلاع ملی ہے کہ حروں کے ایک گروہ نے ضلع میرپور خاص کے سرکاری بنگلے پر رات کے وقت حملہ کر دیا۔ اس وقت اگزیکٹو انجینئر نہر بنگلے میں مقیم تھے۔ حروں نے بنگلے پر گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ جس کے نتیجے میں ایک محافظ ہلاک ہو گیا۔ اگزیکٹو انجینئر اور ان کے دوسرے ساتھیوں نے حروں کی گولیوں کا جواب گولیوں سے دیا۔ اس پر وہ بھاگ گئے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ وزیر اعظم سویڈن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نے اعلان کیا ہے کہ اس غدار کو سخت سزا دیجائے گی۔ جس نے سویڈن کے فوجی نقشوں کو جرمنی کے حوالے کر دیا ہے۔ حال ہی میں ڈنمارک سے ۲۵ ہزار نقشے ناروے بھیجے گئے ہیں۔ اور ان کا مجموعی وزن ایک ٹن تھا۔ سویڈن کے اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ یہ نقشے سویڈن کے جنرل سٹاف کے تیار کردہ ہیں۔ اور ڈلیس برگ کے شمالی علاقے سے متعلق ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ اگر جرمن مغرب کی طرف سے سویڈن پر حملہ کریں۔ تو یہ نقشے ان کے لئے بے حد مفید ثابت ہوں گے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ دریائے ڈینیوب میں جہاز رانی کرنے والی کمپنیوں نے کام بند کر دیا ہے۔ کیونکہ سرنگوں کی وجہ سے ان کے لئے بہت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

کولمبو ۱۷ اپریل۔ سیلون کے کمانڈر انچیف نے لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن کے ہیڈ کوارٹرز کے سیلون منتقل ہونے پر اظہار خوشی کیا ہے۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ نیشنل ڈیفنس کونسل کا ۱۴واں اجلاس، وائسریگل لاج میں لارڈ ویول کے زیر صدارت منعقد ہوا۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ بحیرۂ روم کے ہوائی بیڑہ نے بلگریڈ اور بوڈاپسٹ پر زور کے حملے کئے۔ رومانیہ میں بھی دو اہم شہروں پر بمباری کی گئی۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ مسٹر فریزر وزیر اعظم نیوزی لینڈ آج کل امریکہ میں ہیں۔ اور چند روز تک عازم لنڈن ہو جائیں گے۔ جہاں آپ وزراء کی کانفرنس میں شامل ہونگے۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ پنجاب الیکٹرکل اور پنجاب گورنمنٹ کے مابین مقدمہ کو آج ہائیکورٹ نے خارج کر دیا۔ مگر چونکہ بعض قانونی نکات حل طلب تھے۔ اس لئے کمپنی کو فیڈرل کورٹ میں اپیل کا سرٹیفکیٹ دیدیا۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ جنوب مشرقی ایشیاء کی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما میں ٹیڈم روڈ پر ہمارے جارحانہ حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ کوہیما دیماپور روڈ پر بعض اہم مقامات دشمن سے چھین لئے گئے ہیں۔ امپھل کے شمال مشرق میں ہماری پوزیشن اور بہتر ہو گئی ہے۔ اراکان میں گشتی سرگرمیاں جاری رہیں۔ شمالی برما میں فورٹ ہرٹز کے علاقہ میں دشمن کی ایک پلٹن پر حملہ کر کے ۲۸ آدمی مار دیئے گئے۔

بمبئی ۱۸ اپریل۔ آتشزدگی سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی امداد کے فنڈ میں حضور وائسرائے ہند نے پانچہزار اور گورنر بمبئی نے تین ہزار روپے دیئے ہیں۔ آگ پر اب پوری طرح قابو پالیا گیا ہے۔ ٹینکوں اور سپاہیوں کی مدد سے ملبہ ہٹایا جا رہا ہے۔ کل تک مرنے والوں کی تعداد ۳۳۶ تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ہسپتالوں میں مرے ہیں۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ برطانوی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ان پیغامات پر جو برطانیہ میں مقیم غیر ممالک کے سفیروں کے نام آئیں۔ یا جو پیغام یہ لوگ بھیجیں۔ ان کی کڑی نگرانی کی جائے گی۔ ان سفارتوں کے ممبروں میں سے کسی کو برطانیہ سے باہر جانے کی بھی اجازت نہیں۔ وہ کوڈ الفاظ میں کوئی پیغام باہر نہیں بھیج سکیں گے۔ اور نہ کوڈ الفاظ میں ان کے نام کوئی پیغام باہر سے آسکے گا۔ روس اور امریکن سفارتوں پر یہ پابندیاں عائد نہ ہونگی۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ کریمیا میں سبسٹاپول کی اہم چھاؤنی پر روسی فوجیں تین اطراف سے بڑھ رہی ہیں۔ اور بعض جگہ تو اب اس کی بیرونی بستیوں میں پہنچ چکی ہیں۔ جرمن یہاں سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور خیال ہے کہ یہاں لڑائی بہت سخت ہوگی۔ کچھ جرمن سپاہی کشتیوں میں بیٹھ کر ترکی کے شمالی کنارے پر اتر آئے ہیں۔

مدارپور ۱۷ اپریل۔ کل بالونگ کے علاقہ میں ایسا شدید طوفان آیا۔ جس سے ایک درجن کے قریب دیہات متاثر ہوئے۔ طوفان سے بہت سی جانیں تلف ہو گئیں۔ اور عوام کی جائیداد

دہلی میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے موقعہ پر

مخالفین کا حملہ

قادیان ۱۷ اپریل۔ دہلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل جب جماعت احمدیہ کا جلسہ شروع ہوا۔ اور صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت شروع کی۔ تو بعض مخالفین نے جو فتنہ انگیزی کی نیت سے ہی مجمع میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اٹھ کر شور مچانا شروع کر دیا۔ جلسہ گاہ سے باہر بھی ہزارہا لوگ جمع تھے۔ جنہوں نے اینٹ پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ اور مختلف اوقات میں احمدیوں پر لاٹھیوں وغیرہ سے بھی حملے کئے۔ جس سے ہمارے کئی دوستوں کو چوٹیں آئی ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفین جلسہ کی کارروائی کو بند کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسے پُرخطر حالات میں بھی تین ساڑھے تین گھنٹہ تک نہایت ایمان پرور تقریر فرمائی۔

مفصل حالات ابھی تک موصول نہیں ہو سکے۔ اس لئے تفصیلی رپورٹ بعد میں شائع کی جائے گی۔ انشاء اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایڈریس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایڈریس درج ذیل ہے:-

۱۹ ونڈسر پلیس نیو دہلی